رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

جلد ۶ | ۲۴ - دسمبر ۱۹۱۸ء | سہ شنبہ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ | نمبر ۴۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت جو ہیں آب وہوا سفر کیا تندرست ہوگئی تھی سیر و پیچھے کر آنے کے بعد بھی چند دن تک طبیعت صاف رہی لیکن ۱۹ - ۲۰ - دسمبر کو سردی زیادہ کے باعث سیر کے لئے باہر نہ جا سکنے سے پھر بخار محسوس ہوا جس پر ڈاکٹر صاحبان نے مشورہ دیا کہ حضور ۱۵ دن کے واسطے پھر دریا کے کنارے تشریف لیجائیں لیکن حضور نے فرمایا کہ ان ایام میں اس قدر عرصہ میں باہر نہیں رہ سکتا۔ البتہ ۲۴ - تاریخ تک میں باہر رہ سکتا ہوں۔ پس اطبا اور ڈاکٹروں کے ضروری

مولوی محمد علی صاحب کی دوسری چٹھی
اور
حضرت خلیفۃ المسیح کیطرف سے اس کا جواب

گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب کی چٹھی کا جو جواب شائع ہو چکا ہے۔ اور جس میں ایک باقاعدہ مناظرہ کیصورت میں اختلافی مسائل پر ہمہ بر حقوق کے ساتھ گفتگو کرنے کی دعوت دیگئی ہے۔ اس کے جواب میں ۲۰ - دسمبر کو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کو ایک غیر مطبوعہ چٹھی موصول ہوئی۔ جس کا جواب انھیں ۲۱ - دسمبر کو بذریعہ رجسٹری بھیج دیا گیا تھا۔ اب چونکہ اُنھوں نے اپنی چٹھی چھاپ کر شائع کی ہے۔ اس لئے اس کا جواب بھی شائع کیا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس چٹھی میں اپنے جلسہ کے موقعہ پر گفتگو کرنے کے پہلے طریق کو بدل کر اب یہ رکھا ہے کہ

"اگر آپ (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) خود تشریف لائیں (اور میں یقین رکھتا ہوں کہ لاہور آنے سے تبدیل آب و ہوا سے آپ کی صحت کو بھی فائدہ ہوگا آخر دوسری جگہ بھی تو آپ ابھی ہو آئے

ہیں) تو مجھے یہ بھی منظور ہے کہ پہلے دن میری تقریر ہو۔ ۱½ گھنٹہ۔ آپ اسی تقریر پر آدھ گھنٹے کے لئے اعتراض کریں۔ میرا جواب آدھ گھنٹہ ہو۔ پھر آپ آدھ گھنٹہ تقریر کریں۔ پھر میرا جواب آدھ گھنٹہ ہو۔ اور دوسرے دن آپ ۱½ گھنٹہ تقریر کریں۔ اور میں آدھ گھنٹہ اعتراض کروں۔ پھر آپ آدھ گھنٹہ جواب دیں پھر آدھ گھنٹہ میرے اعتراض کے لئے ہو۔ اور پھر آپ کا جواب الجواب آدھ گھنٹہ ہو۔

اس صورت میں ذہر کا ازالہ بھی آپ فوراً کر سکیں گے۔ اور چالاکی بھی کوئی نہ رہی۔ اس کے بالمقابل یہی معاملہ میرے ساتھ آپ کے جلسۂ سالانہ پر ہو۔ یعنی پہلے دن قادیان کے مجمع میں ۱½ گھنٹہ آپ کی تقریر ہو۔ میرا اعتراض۔ آپ کا جواب پھر اعتراض۔ پھر جواب الجواب آدھ آدھ گھنٹہ ہو

میری غرض صرف دوستانہ گفتگو سے ہے فریقین ایک دوسرے کا ادب ملحوظ رکھ کر گفتگو کریں اس کے بعد مناظرہ کی آپکی دعوت کو بھی میں قبول کرنے کو تیار رہوں۔ بشرطیکہ جلسہ عام ہو۔ اور مناظرہ تحریری ہو۔ اور شرائط اگر آپ مولوی فضل الدین صاحب کے سپرد کرینگے تو اُن کا وہی حشر ہوگا۔ جو پہلے ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ جواب بواپسی مرحمت ہو"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کا حسب ذیل جواب تحریر فرمایا ہے:۔

"مکرم و معظم مولوی صاحب۔ السلام علیکم آپ کا خط مجھے پہنچا۔ تعجب ہے کہ آپ نے اس خط میں گو اپنے اور ہمارے دونوں کے دلائل کے پیش کرنیکا موقعہ تو رکھا ہے۔ مگر اس کو میری ذات سے محدود کر دیا ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں۔ کہ میں ابھی ایک سخت بیماری کے شدید حملے سے شفایاب ہوا ہوں۔ اور ابھی تک لمبی تقریر کی مجھ میں طاقت نہیں۔ جمعہ کا خطبہ دس بارہ منٹ کے لئے دو جمعہ میں نے پڑھایا۔ اور اس کے بعد بھی مجھے تپ ہو گیا۔ اور پچھلا جمعہ میں نہیں پڑھا سکا پس ایک دن ایک گھنٹہ اور دوسرے دن اڑھائی گھنٹہ تقریر کیونکر کر سکونگا۔ اور کیا آپ کا یہ شرط میرے متعلق لگانا اس امر کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ جو بات آپ چاہتے ہیں۔ اسی کے پورا کرنے میں روکیں ڈالتے ہیں۔ جبکہ آپ کی نیت واقعی احقاق حق کی ہے۔ تو پھر میرے سوا ہماری جماعت کے دیگر علماء کے لئے آپ کیوں یہی طریق جائز نہیں رکھتے۔ اور پھر جبکہ وہاں دونوں طرفوں کے دلائل بیان کئے جانے کی آپ نے اپنے خط میں تجویز کی ہے۔ تو پھر قادیان میں آپ کے اس بحث کے دوبارہ اُٹھانے کی تجویز کی ضرورت نہیں ہے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ میں لاہور جاؤنگا۔ تو ہزاروں آدمی اپنی محبت سے مجبور ہو کر میری تقریر سننے کے لئے اور مناظرہ دیکھنے کے لئے خود بخود لاہور پہنچ جاوینگے اور پھر ہمارے جلسہ پر ان میں سے بہتوں کے لئے پہنچنا مشکل ہو جاویگا۔ گو آپ کے لئے یہ آسانی ہے۔ کہ آپ کے ہاں سو سوا سو سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اور پھر آپ کا جلسہ پہلے ہو جاویگا آپ کو اس سے غرض نہیں کہ لوگ ہمارے جلسہ پر آویں یا نہ آویں۔ اور جب تک ضروری امور کا تصفیہ نہ ہو جاوے۔ ایک بے قاعدہ تبادلہ خیالات کا نتیجہ سوائے شغل کے اور کیا نکلیگا۔ اور یوں تبادلہ خیالات تو ہمیشہ آپ اور آپکے ساتھیوں کے ساتھ ہمارا ہوتا ہی رہتا ہے۔ پس پہلے شرائط طے کریں۔ پھر اس میں تبادلہ خیالات بھی ہو جائیگا۔

شرائط مناظرہ کے تصفیہ کے متعلق جو آپ نے مولوی فضل الدین صاحب کے متعلق طعنہ کیا ہے۔ اس کے متعلق میں حیران ہوں کہ کس بنا پر ہے۔ جیسا کہ مابین گفتگو کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ درحقیقت سب طوالت آپ کے قائم مقاموں کی طرف سے تھی۔ لیکن اگر آپ کو مولوی فضل الدین صاحب پر اعتراض ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی طرف سے ان لوگوں کے علاوہ جو پہلی گفتگو میں شامل تھے اور لوگوں کو مقرر کریں اور میں بھی اپنی طرف سے پہلے قائم مقاموں کے علاوہ اور لوگوں کو مقرر کر دونگا۔ اور آپ نے جو اپنے خط میں یہ لکھا ہے۔ کہ میں لفظ چالاکی کو جو میری نسبت آپ نے منسوب کیا ہے معاف کرتا ہوں اس تحریر سے مجھے خوشی ہوئی۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب آپ کو یہ احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ خصم کا جواب دیتے وقت کس طرز تحریر کو اختیار کرنا چاہئے۔ مگر معافی کا سوال ابھی پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کی طرف سے جو الفاظ میری نسبت استعمال ہوئے ہیں۔ ان کا ایک انبار ابھی بغیر جواب کے پڑا ہے۔ اور معافی کا حق ہمارا ہے۔ نہ آپ کا۔ گو میں یقین کرتا ہوں کہ اگر آپ کی طرف سے اصلاح کی طرف قدم نہ اُٹھایا گیا۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود کے اس شعر میں بیان ہوا ہے۔ ؎

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھکو یہ سارا اُدھار

والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۸ء

ضروری اطلاع

مولوی محمد علی صاحب کے خط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے دیدیا ہے۔ جو چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب کے سامنے بجائے اس بیضابطہ مباحثہ کے جس کی اُنھوں نے دعوت دی ہے ایک باضابطہ مباحثہ کی تجویز پیش کی ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب نے اس دعوت کو قبول کر لیا اور شرائط مباحثہ کا تصفیہ ہو گیا تو اس وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۴ دسمبر ۱۹۱۳ء

حضرت مرزا صاحب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمات کا موازنہ

گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں ہم حضرت مرزا صاحب کی دینی خدمات کا نہایت مختصر سا خاکہ کھینچکر بتلا چکے ہیں۔ کہ آپ نے سمجھ دار مخالفین کے نزدیک بھی اسلام کی وہ خدمات انجام دی ہیں۔ جو آج کل کسی نے نہیں دیں۔ اور اگر مولوی ثناءاللہ صاحب جیسے نادان مخالف آپ کے کارہائے نمایاں کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو اس کی یہ وجہ نہیں ہے۔ کہ ان کے پاس ایسا کرنے کے دلائل اور ثبوت موجود ہیں۔ بلکہ وہ محض عداوت اور انانیت کی وجہ سے آپ کی دینی خدمات کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مولوی ثناءاللہ جو حضرت مرزا صاحب کے متعلق تو باوجود اس کے کہ آپ کے فیض سے لاکھوں انسان مستفیض ہو چکے ہیں۔ اور اس وقت بیشمار آپ کے نہایت جاں نثار اور راسخ الاعتقاد متبعین موجود ہیں۔ یہ لکھتا ہے کہ

"ہم نے جہاں تک غور کیا آپ (حضرت مرزا صاحب) کی خدمات کو ایک عالمانہ حیثیت میں بھی نہیں پایا"

اس کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بعثت میں کیا خدمات انجام دی تھیں جنہیں وہ مدت سے آسمان پر زندہ بٹھائے ہوئے ان کی آمد کا بڑے شوق سے انتظار کر رہا ہے اور جن کے متعلق وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ وہ آکر ساری دنیا کو اپنے فیض سے مستفیض کر دیں گے۔ اور سب لوگوں کو اپنے متبعین بنا لینگے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمات کے متعلق مولوی ثناءاللہ صاحب کا وہ بیان جو ہم اس وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا بیان ہے کہ اگر ہم یہ پوچھتے کہ جس مسیح کے دوبارہ آنے کے تم منتظر ہو ذرا اس کی پہلی خدمات تو پیش کرو تاکہ ان سے اندازہ لگایا جاسکے کہ دوبارہ آکر وہ کیا کچھ کریں گے جو حضرت مرزا صاحب نے نہیں کیا۔ تو مولوی ثناءاللہ صاحب کبھی یہ بیان نہ دیتے۔ اور ہرگز نہ دیتے لیکن خدا کی قدرت دیکھئے ایک طرف تو وہ حضرت مرزا صاحب کی عظیم الشان خدمات پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمات کو ایسے الفاظ میں بیان کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ جن سے حضرت مرزا صاحب کی خدمات پر ان کا اعتراض بالکل ہیچ ہو جاتا ہے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمات پر روشنی ڈالنے کی مجبوری اس طرح پیش آئی کہ عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ میں جس کا نام حقائق قرآن ہے۔ اور جس میں مصنف نے غیر احمدیوں کے ان اعتقادات کی بنا پر جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رکھتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گزشتہ تمام انبیاء حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی الگ کر کے رکھتے ہیں۔ مثلاً ان کا بچپن میں کلام کرنا۔ مردے زندہ کرنا۔ آسمان پر زندہ جانا۔ اور باوجود حاجت بشریہ کے آج تک آسمان پر محفوظ رہنا وغیرہ وغیرہ ان کو پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کی ہے اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ اعتقادات ہیں جو عیسائی مصنف نے پیش کئے ہیں۔ وہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر کے حضرت مسیح کو آپ سے افضل قرار دے رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب عیسائی صاحبان ان اعتقادات کی رو سے حضرت مسیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت ثابت کر کے انہیں ابن اللہ قرار دیتے ہیں۔ تو یہ لوگ اول تو کوئی جواب ہی نہیں دے سکتے۔ اور اگر دیتے ہیں۔ تو نہایت لغو اور مضحکہ خیز جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی رسالہ "حقائق قرآن" کا جو جواب مولوی ثناءاللہ صاحب نے ایک عرصہ کے بعد اس عذر تاخیر کے ساتھ شائع کیا ہے کہ "رسالہ مذکورہ کو ہم نے تو معمولی سمجھا تھا مگر بعض احباب نے بڑے زور سے اس کے جواب کی فرمائش کی ہے۔ اس لئے اس کا جواب دیا جاتا ہے"۔ اس کو پڑھ کر ہمارے مذکورہ بالا بیان کی حرف بحرف تصدیق ہو جاتی ہے ہم انشاءاللہ عنقریب عیسائی مصنف کے دلائل اور ان پر مولوی ثناءاللہ صاحب کی جرح کو پیش کر کے بتائیں گے کہ مولوی صاحب نے کیسے کیسے پیچ و تاب کھائے۔ اور کیسی کیسی بیہودہ باتیں لکھکر اپنا پیچھا چھڑانے کی بیہودہ کوشش کی ہے۔ فی الحال ہم ان کے ان الفاظ کو پیش کرنا چاہتے ہیں جنھیں وہ عیسائی مصنف کے اعتراضات سے گھبرا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں اور جو یہ ہیں کہ۔

"حضرت مسیح دنیا سے گئے تو صرف بارہ سولہ آدمی آپ کے فیض سے مستفیض تھے جن میں سے بعض کمزور اور ضعیف الخیال اور بعض منافق۔ اور دشمنوں کا چاروں طرف زغہ تھا"۔ (اہلحدیث نمبر ۲ کالم اول)

یہ ہیں بالفاظ مولوی ثناءاللہ صاحب اس نبی اور رسول کی خدمات جس کے متعلق ہمارے

مخالفین یہ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ آسمان سے اُتر کر تمام دنیا کو مسلمان بنا دیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام پھیل جائیگا۔ اب ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ جب ان کے نزدیک حضرت مسیح کی یہ خدمات ہیں اور ان خدمات کے باوجود وہ انھیں خدا کا رسول اور نبی تسلیم کرتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب جن کے اس وقت لاکھوں ایسے متبعین موجود ہیں۔ جو اپنے اعتقادات میں نہایت راسخ اور پختہ ہیں۔ ان کی خدمات کو ایک عالم سے بھی کمتر بتانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی خدمات پر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ محض ضد اور تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ ورنہ آپ کی خدمات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان خدمات سے جو مولوی ثناء اللہ نے پیش کی ہیں کسی رنگ میں بھی کم نہیں۔ بلکہ بہت بڑھی ہوئی ہے آپ کے فیض سے مستفیض ہونے والے بارہ سو نہیں بلکہ لاکھوں ہیں۔ پھر ان کا بیشتر حصہ خدا کے فضل سے ایمان کے نہایت اعلیٰ درجہ پر پہنچا ہوا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مرزا صاحب کی خدمات کو تو عالمانہ حیثیت دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ لیکن حضرت مسیح کو جن کی ساری زندگی کی خدمات کا نتیجہ صرف بارہ سولہ متبعین بتاتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی بعض کو کمزور اور ضعیف الخیال قرار دیتے ہیں۔ خدا کا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اور نبی بھی ایسا اولوالعزم اور عظیم الشان کہ ان کے خیال میں خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کا کام اسی کے ساتھ مخصوص کر کے اسے آسمان پر زندہ بٹھا رکھا ہے کیونکہ اس کے سوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بگڑی ہوئی امت کسی سے درست نہیں ہو سکتی۔

کاش مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہمخیال ضد اور تعصب کو چھوڑ کر حضرت مرزا صاحب کی خدمات کو دیکھیں۔ تا انھیں معلوم ہو جائے کہ ان کی خدمات انھیں خدا کا سچا نبی اور رسول ثابت کرنے کے لئے نہایت کافی ہیں۔

اس موقعہ پر جہاں ہم حضرت مسیح کی ان خدمات کو پیش کر کے جو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب انھوں نے سرانجام دیں۔ مولوی صاحب کے اس اعتراض کو باطل ثابت کر چکے ہیں۔ جو وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمات کے متعلق کیا کرتے ہیں۔ وہاں ہم سمجھدار غیر احمدیوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ عقل و فکر سے کام لے کر بتائیں کہ کیا حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے انھیں خدمات کی وجہ سے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسمان پر زندہ بٹھا رکھا ہے۔ اور کیا یہ خدمات ایسی ہیں۔ جن سے امید لگائی جا سکتی ہے کہ ان کے سرانجام دینے والا نبی آکر نہ صرف امت محمدیہ کی اصلاح کرے گا۔ بلکہ تمام دنیا کو مسلمان بنا دیگا۔ اگر حضرت مسیح کو دنیا میں مبعوث ہونے کے وقت کوئی ایسی بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی ہوتی۔ جو اور کسی نبی۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہ ہوئی ہوتی تو بھی یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے انھیں اس لئے زندہ اٹھا لیا کہ جب آخری زمانہ میں فتنہ و فساد۔ گناہ و بدکاری۔ لامذہبی اور بے دینی اپنی انتہائی حد کو پہنچ جائیگی۔ تو اس وقت انھیں دنیا کی اصلاح کے لئے آسمان سے نازل کریگا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک پر ایک نہایت خطرناک حملہ تھا۔ کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح علیہ السلام اتفاقیہ طور پر ایک ایسے نبی پیدا ہو گئے تھے جنہیں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ ان جیسا کوئی اور نبی نہیں پیدا کر سکتا تھا۔ اس لئے انھیں دوسرے انبیا کی طرح فوت نہ ہونے دیا گیا۔ بلکہ زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ تاکہ آخری زمانہ میں انھیں بھیجکر دنیا کی اصلاح کرا سکے۔ تاہم خیال کیا جا سکتا تھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح کو اپنی بعثت میں ایسی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ جو اور کسی نبی کو نہیں ہوئی۔ اس لئے انھیں کو زندہ رکھ کر دوبارہ بھیجے جانے کا وہم سما گیا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں جب کہ حضرت مسیح کی خدمات کا نتیجہ صرف ۱۲ - ۱۶ - اشخاص ہیں۔ اور ان میں بھی بعض کمزور اور ضعیف الخیال تو پھر ان کے زندہ اٹھائے جانے اور دوبارہ آکر تمام دنیا کو مسلمان بنا لینے کا خیال انتہا بیہودہ اور لغو معلوم ہوتا ہے کہ کسی سمجھدار اور عقلمند انسان کے دماغ میں ایک لمحہ کے لئے بھی جاگزیں نہیں ہو سکتا۔

کیا ہم امید رکھیں کہ حضرت مسیح کی ان خدمات کو مدنظر رکھ کر جو انھوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے الفاظ میں کی ہیں۔ اپنے اس غلط عقیدہ کو ترک کریں گے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی جنہوں نے اس زمانہ میں اسلام کی وہ خدمات کی ہیں کہ جن کی نظیر نہیں مل سکتی قبول کریں گے۔

اس موقعہ پر ہم صداقت پسند اور راستی جو اصحاب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مولوی ثناء اللہ ایسے مخالفین حضرت مرزا صاحب کی دیانت اور امانت کا بھی اندازہ لگائیں اور دیکھیں کہ یہ لوگ محض ضد اور عداوت کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت پر کمربستہ ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں کچھ بھی انصاف اور دیانتداری ہوتی تو پہلے انبیا کی خدمات کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کبھی حضرت مرزا صاحب کی خدمات کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھتے۔ کاش یہ لوگ سمجھ اور عقل سے کام لیں۔

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق

مباحثہ شملہ کا فیصلہ

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ سنہ ۱۹۱۵ء میں مکرمی مولوی عمرالدین صاحب احمدی اور بابو عبدالحق صاحب غیر مبایع کے درمیان مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مباحثہ ہوا تھا جس کے ثالث فریقین کے اتفاق سے جناب شیخ محمد عمر صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی وکیل چیف کورٹ پنجاب شملہ قرار پائے تھے۔ جنہوں نے تقریباً ۲ ماہ میں فریقین کے دلائل سننے اور پوری پوری تحقیق و تدقیق کرنے کے بعد یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ

" مرزا صاحب کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ:-

(الف) مرزا صاحب مستقل یعنی براہ راست نبی نہیں۔ اور نہ ان معنوں میں حقیقی نبی ہیں۔ جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن غیر مستقل غیر تشریعی نبی ہیں۔ (ب) بقول مرزا صاحب وہ ان معنوں میں حقیقی نبی ہیں۔ کہ انھوں نے آنحضرت کے واسطے سے منصب نبوت پایا ہے۔ (ج) بقول مرزا صاحب تیرہ سو برس ہجری میں بجز مرزا صاحب کسی کو یہ منصب نبوت عطا نہیں ہوا۔ (د) بقول مرزا صاحب آپ زمرہ انبیاء میں داخل ہیں اور ان میں اور انبیائے ماسبق میں صرف ذریعہ حصول کا فرق ہے۔ نہ کہ نفس نبوت کا (ہ) بقول مرزا صاحب ان کو حضرت عیسیٰ پر بوجہ نبی ہونے کے تمام شان میں فضیلت ہے۔"

صاف ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ ہمارے حق میں اور غیر مبایعین کے خلاف صادر ہوا۔ چنانچہ مفصل فیصلہ "قول فیصل" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ وکیل صاحب موصوف نے مندرجہ بالا فیصلہ کے ساتھ یہ نوٹ کیا تھا۔ کہ "مسئلہ کفر و اسلام کا فیصلہ بعد میں دیا جائیگا" اس لئے بابو عبدالحق صاحب نے ایسے وقت کو غنیمت جان کر جبکہ مولوی عمرالدین صاحب وہاں موجود نہ تھے وکیل صاحب پر مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق فیصلہ کرنے پر زور دینا شروع کیا۔ اور بالآخر وکیل صاحب کو جن کتابوں کی بجائے صرف مولوی محمد علی صاحب کی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں سے حوالے دکھلائے گئے۔ حقیقۃ الوحی ایسی کتاب بھی جو اس مسئلہ پر پوری پوری روشنی ڈالتی ہے۔ دکھائی نہ گئی اور کہہ دیا گیا کہ وہ کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔ ان حالات میں وکیل صاحب سے ایک فیصلہ لکھوا لیا گیا جس پر بڑی کامیابی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کا عکس ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء کے پیغام صلح میں شائع کیا گیا۔ نیز سالانہ جلسہ پر حاضرین کو سنایا گیا۔

جب مولوی عمرالدین صاحب دہلی سے واپس شملہ آئے تو انھوں نے وکیل صاحب کو نظر ثانی کرنے اور اصل تحریریں دیکھ کر فیصلہ کرنے کے لئے کہا جسے انھوں نے منظور کر لیا اور دوبارہ اس مسئلہ پر غور و فکر کرنا شروع کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے پہلے فیصلہ میں ترمیم کر دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ پہلے تنازعہ میں قاضی روی راضی آئی والی بات ہوئی تھی۔ لیکن اب میں کامل غور اور تحقیقات کے بعد یہ فیصلہ لکھتا ہوں پہلا فیصلہ عجلت میں دیا گیا تھا۔ کیونکہ لاہوری فریق اپنے سالانہ جلسہ کے قریب ہونے کی وجہ سے جلدی کر رہا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ عبدالحق نے یہ فیصلہ احمدیہ بلڈنگ میں جلسہ کے موقعہ پر خود جا کر سنایا تھا۔ وکیل صاحب موصوف نے اب جو فیصلہ کیا ہے اس کی روئداد مفصل طور پر ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہو جائیگی انشاءاللہ ہم ذیل میں فیصلہ کے نتیجہ کو درج کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:-

پس واضح ہو کہ ... میرا سابقہ فیصلہ ذیل طرح پر ترمیم ہو جاتا ہے

(۱) جن مسلمانوں کو مرزا صاحب کی دعوت پہنچ چکی ہے بعد جس کے ان پر مسیح موعود ہونے کا اتمام حجت ہو چکا ہے بعد وہ انکو نبی نہ مانتے وہ کافر ہیں یعنی بالواسطہ کافر ہے بعد دائرہ اسلام سے خارج ہے ...

(۲) جن مسلمانوں پر ... کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ ... ہے تو وہ بھی ...

کافر قسم دوم ہی ہوگا گو کافر قسم اول نہ ہو

(۳) منکر بوجہ مکذب کا کافر ہے

(۴) جو جہالت عدم توجہی کی وجہ سے مرزا صاحب کو شناخت نہیں کرتے وہ بھی مکذب اور منکر ہیں لیکن انکو بھی مرزا صاحب کا مسیحی دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں

مولوی عبدالحق (لاہوری پارٹی) کو اطلاع دی جاوے کہ اگر وہ کوئی عذرات پیش کرنا چاہیں تو تحریری عرصہ پندرہ یوم کے اندر پیش کریں

[signature]

9/11/18

پس بوجوہات مندرجہ بالا میرا سابقہ فیصلہ اس طرح پر قابل ترمیم ہو جاتا ہے

(۱) جس مسلمان کو مرزا صاحب کی دعوت پہنچ چکی ہے۔ اور جس پر ان کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور وہ ان کو نہیں مانتا وہ کافر قسم دوم یعنی بالواسطہ کافر ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قابل مواخذہ ہے

(۲) جس مسلمان پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو وہ بھی کافر قسم دوم ہی ہوگا۔ گو قابل مواخذہ نہ ہو۔

(۳) مکذب بلکہ منکر بھی کافر ہے۔

(۴) جو اشخاص عدم توجہی اور جہالت کی وجہ سے مرزا صاحب کو شناخت نہیں کرتے۔ وہ بھی مکذب اور منکر ہیں۔ اور ان کو بھی مرزا صاحب کا فر یعنی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

مولوی عبدالحق (لاہوری پارٹی) کو اطلاع دی جاوے۔ کہ اگر وہ کوئی عذرات پیش کرنا چاہیں تو تحریری عرصہ پندرہ یوم کے اندر پیش کریں۔

دستخط ثالث ۹- نومبر ۱۹۱۸ء

مندرجہ بالا فیصلہ بالکل صاف ہے۔ کیا غیر مبائعین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس فیصلہ میں ثالث صاحب نے بابو عبدالحق کو تاریخ فیصلہ سے لے کر پندرہ دن کے اندر اپنے عذرات پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ جس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ کوئی عذرات پیش کئے گئے ہیں یا نہیں اگر کئے گئے۔ تو انشاء اللہ نتیجہ بہت اچھا نکلیگا۔ کیونکہ ثالث صاحب ان پر تحقیق کرکے اصل حقیقت واضح کردیں گے۔ اور اگر نہ کئے گئے تو یہ ثبوت ہوگا اس بات کا کہ فریق مخالف کے پاس اس فیصلہ کے خلاف کوئی عذر نہیں ہے۔ اور وہ بلا چون وچرا اس کے ماننے کے لئے مجبور ہے۔

اخیر میں ہم اپنے مکرم دوست مولوی عمرالدین صاحب کو ان مباحثوں کو کامیابی کے ساتھ تکمیل تک پہنچانے پر مبارکباد کہتے ہوئے۔ دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انھیں دینی خدمات کی بیش از بیش توفیق بخشے۔

عمرالدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مومن کی پکار

(از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)
فرمودہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۱۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی ترقی کا منتہا اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس کے سوا انسانی ترقی کا اور کوئی منتہا نہیں۔ اگر واقع میں انسان انسان ہو۔ تو اس کیلئے اس کے سوا اور کوئی منتہا نہیں۔ جس طرح بچہ ماں کے سوا کہیں نہیں ٹھہرتا۔ اور اگر کوئی غیر عورت اس کو گود میں لینا چاہے تو وہ اس کی گود میں جانا پسند نہیں کرتا جس طرح انسان کے علاوہ حیوانوں کے بچے بھی اپنی ماں کا پیچھا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان ہو اور حقیقی انسانیت اس میں پائی جاتی ہو۔ یا حیوان ہی کہلانے کے قابل ہو۔ تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کر سکتا جب تک کہ مہربان خدا کی گود میں نہ چلا جائے۔ کیونکہ خدا ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اسلئے وہ شخص جو اس کو پا بھی لے۔ وہ بھی اپنی تلاش اور جستجو کو ترک نہیں کرتا بلکہ اپنی مراد کو پہنچ کر بھی اس تلاش کو جاری ہی رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں محدود ہیں۔ اس لئے جب ان کو پا لیا جاتا ہے تو ان کی تلاش اور جستجو ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا کامل ہے اور غیر محدود اسلئے خدا کا حصول کبھی کامل نہیں ہوتا۔

بچہ کی ماں محدود ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک روتا ہے جبتک کہ ماں سے نہ ملے۔ لیکن جب ماں مل گئی۔ تو پھر وہ اس کی تلاش ختم کر دیتا ہے۔ مگر چونکہ خدا کی معرفت محدود نہیں کہ انسان کہدے کہ میں آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔ اسلئے خواہ انسان کتنا ہی عرفان میں بڑھ گیا ہو۔ تب بھی جس طرح بچہ ماں کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انسان بھی پانے کے بعد بلند کر کے یہی کہیگا۔ **اهدنا الصراط المستقیم**

ماں سے بچھڑے ہوئے بچے کی یہی پکار ہوتی ہے۔ کہ میری اماں کہاں ہے۔ خواہ اس کو ہزار چیزیں دیجائیں تو بھی وہ یہی کہا کرتا ہے۔ کہ میں اماں کے پاس جاؤنگا۔ ایسی حالت میں اس بچے کے سامنے ہزار باتیں کرو۔ اس کو مختلف نظارے دکھاؤ۔ در خت کے پتے اسکو دکھاؤ۔ ستارے دکھاؤ۔ بس وہ ذرا سی دیر کے لئے تو خاموش ہو جائیگا مگر فوراً اپنی اصلی بات یاد کر کے وہی مطالبہ کریگا۔ کہ میں نے اپنی ماں کے پاس جانا ہے۔

اسی طرح ہر مومن کی پکار یہی ہوتی ہے۔ ہاں وہ مومن جو خدا کو سارے جہان سے زیادہ محبت کرنیوالا اور شفیق خیال کرتا ہے۔ اس کی ہر دم یہی آواز ہوتی ہے۔ کہ مجھے اپنے خدا کو پانا ہے۔

ہاں اس بچہ کی پکار اور اس مومن کی پکار میں ایک فرق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ بچہ تو غیروں سے کہتا ہے کہ مجھے ماں تک پہنچاؤ۔ لیکن مومن کہتا ہے **لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك** - میں نے تو تیرے پاس آنا ہے مجھے تو تیرے سوا کوئی ٹھکانا میسر نہیں آتا۔ وہ دوسرے کا ممنون احسان نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اسی کو پکارنے کیلئے اور اسی کو پانے کیلئے اسی کو پکارتا ہے۔

پس جو شخص دیکھے کہ اس کے دل سے **اهدنا الصراط المستقیم** کی صدا پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا دل تاریکی میں ہے اور اس کی ایمانی حرارت کم ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے ہمیں مضبوط ایمان عطا فرمائے۔ آمین۔

آریوں کا شہید

حال میں آریہ اخبارات نے پنڈت لیکھرام کی یادگار کے طور پر ایک خاص نمبر شائع کرنیکا اعلان کیا ہے جو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر عوام الناس میں تقسیم کیا جائیگا۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کا فرض ہونا چاہئے کہ پنڈت لیکھرام کے متعلق قتل کی متعلق جو کتاب شائع ہوگا۔ اسے منگوا کر آریوں میں تقسیم کریں۔

اہل پیغام مباہلہ کر لیں

ہمارے اس عقیدہ کو دنیا جانتی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا ہی خدا کا نبی اور رسول مانتے اور یقین کرتے ہیں جیسے کہ پہلے خدا کے نبی ہو چکے ہیں یعنی ہمارے نزدیک من حیث النبوۃ حضرت مسیح موعودؑ اور انبیاء سابقین کی نبوت میں کچھ بھی فرق نہیں۔ فرق اگر ہے تو وہ ذریعہ حصول نبوۃ میں ہے۔ ہم نے اپنا یہ عقیدہ ہر ممکن طریق سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جب کوئی مباحثہ کیلئے کھڑا ہوا تو ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی اسی حیثیت سے بحث کرنا چاہی۔ اگر کوئی اپنی جان کا دشمن مباہلہ کیلئے اٹھا۔ تو اس سے بھی اس حیثیت پر مباہلہ کرنا چاہا۔ سلسلہ حقہ کا جاہل اور کینہ دشمن پیغام کا ایڈیٹر عجب بیہودہ دل و دماغ لے کر آیا ہے۔ اور نرا احمق اور الٹی کھوپڑی کا انسان واقع ہوا ہے۔ کہ اس کو ہمیشہ عجیب عجیب خواب پریشان اور وساوس شیطانی اٹھتے ہیں۔ چنانچہ حال میں جب سہارنپور کی ایک گمنام انجمن کے پردہ نشین اراکین نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا جواب الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۰ر دسمبر میں دیا گیا۔ سہارنپور کی گمنام مشتہر تو ابھی بولے نہیں۔ پیغام کے ایڈیٹر اپنے طبیعت کے مقتضا سے مجبور ہو کر نیش زنی کرتے ہوئے ہمارے جواب کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ:-

اس کے ساتھ ہی بہتر ہوتا۔ اگر حضرت **مسیح موعودؑ کی اس حیثیت کا بھی ذکر کر دیا جاتا جس کی بنا پر مباہلہ قرار پایا۔ آیا اس سے مسیح موعودؑ کو نبی ثابت کرنا مقصود ہے۔ جیسا کہ الفضل** اور میاں محمود احمد صاحب کا عقیدہ ہے یا یہ مباہلہ آپ کی مجددیت و مسیحیت و مہدویت کو ثابت کرنیوالا ہوگا۔ (پیغام ۱۷ر دسمبر)

جس... مذکور ہوا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ ویسے ہی نبی ہیں۔ جن کے

کا احادیث میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہمارا یہ عقیدہ کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔ پس اگر ہم اس موقعہ پر اس کی تصریح نہ کرتے تو پیغام کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم اسکی تصریح کردیتے۔ لیکن ناظرین حیران رہ جائینگے جب یہ معلوم کرینگے۔ کہ یہی پیغام جو ہمیں کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی حیثیت نبوت کی تصریح نہیں کی۔ اپنے اسی مضمون میں خود ہی اقرار کرتا ہے۔ کہ

"الفضل کے اس مضمون میں جسمیں مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے حضرت مسیح موعودؑ کو خدا کا برگزیدہ نبی کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔"

پیام کے یہ الفاظ پڑھکر کیا یہ مثل سچ نہیں ثابت ہوتی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ اور پھر اس کا صحیح مصداق پیام صلح کا ایڈیٹر ہے۔

تعجب ہے کہ پہلے تو وہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس حیثیت کی تصریح نہیں کی گئی۔ جس پر مباہلہ ہوگا اور ساتھ ہی یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ الفضل کے اسی مضمون میں "حضرت مسیح موعودؑ کو خدا کا برگزیدہ نبی کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے" اب پیام کے ایڈیٹر کے متعلق ہم کیا سمجھیں وہ خود ہی بتادیں۔ اسی متضاد بیان کو اپنی حماقت کا کافی ثبوت نہ سمجھکر ایڈیٹر صاحب پیام فرماتے ہیں کہ

"ہمیں خطرہ ہے کہ اگر مباہلہ اس بات پر قرار دیا گیا (یعنے حضرت مسیح موعودؑ کو بحیثیت نبی پیش کرکے آپ کی صداقت پر مباہلہ کیا گیا۔ ناقل) تو اسکا نتیجہ ... اور مخالفین و معترضین سابقہ ... کی طرح اس کو بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل ایک اور حجت بنالیں"

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پیغام کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی حیثیت نبوت پر مباہلہ کا نتیجہ ہمارے خلاف اور غیر احمدیوں کے حق میں ہوگا۔ گویا چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ماننے والے جھوٹے ہیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوی نبوت کی تکذیب کرنیوالے سچے اس لیے

مکذبین حضرت مرزا صاحبؑ کی کامیابی پیام صلح کے نزدیک یقینی ہے۔ ایسی صورت میں ہم پیام صلح کے متعلقین کو متوجہ کرتے ہیں کہ چونکہ وہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے منکر ہیں اور ہم مومن۔ اور بقول پیام مصدقین نبوۃ مسیح موعودؑ کے خلاف نتیجہ نکلیگا اس لیے اگر وہ اب تک مباہلہ کو ٹالتے رہے ہیں تو اب ہی میدان مباہلہ میں آئیں اور خدا سے امر متنازعہ کیلئے فیصلہ چاہیں۔ پھر حق خود واضح ہوجائیگا۔ لیکن اگر پیامیوں کے سرگروہ مباہلہ کے لیے آمادہ نہ ہوئے تو سمجھا جائیگا کہ پیام والے اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔ پیغام کو چاہیئے اپنے امیر کو آمادہ کرے۔ کیونکہ اس کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی نبوۃ پر مباہلہ کرنیکا نتیجہ ہم مبائعین کے خلاف اور ان کے حق میں ہوگا۔

مولوی محمد احسن کی ایمان فروشی

چند دن ہوئے۔ میں نے الفضل میں فاضل اجل جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک مضمون پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے بذریعہ اخبار پیغام صلح سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کو اپنے زعم باطل میں **سامری** قرار دیا ہے۔ اور اس سے پہلے کسی مضمون میں حضور کو **جالوت** کے نام سے پکارا ہے۔ یہ دیکھکر مجھے مولوی امروہی کی مخبوط الحواسی میں کوئی شک نہیں رہا۔ دو توں میں سے ایک بات ضرور ماننی پڑے گی۔ کہ یا تو بوجہ **ارذل عمر** کو پہنچنے کے ان کے حواس زائل ہوچکے ہیں۔ بصارت تو وہ بیچارے مدت ہوئی کھوچکے ہیں۔ خود پڑھنے سے معذور ہیں۔ جو کچھ "برخوردار یعقوب" نے پڑھکر سنادیا اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ان کا دل و دماغ بھی ان کو جواب دیچکا ہے۔ سو یا تو یہ ماننا پڑیگا کہ وہ نعوذ باللہ ... ہوچکے ہیں۔ اور جو کچھ پہلے زمانہ میں لکھ چکے ہیں وہ ان کو یاد ہی نہیں رہا۔ یا یہ کہ وہ پرلے درجے کے ایمان فروش ہیں ورنہ جو شخص پہلے کہتا رہا ہو کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مخالف **فرعون** ہیں۔ وہ اب کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ یہی حضرت خلیفۃ المسیح (نعوذ باللہ) سامری اور جالوت ہیں اگر اب بھی "برخوردار یعقوب" اپنے بڈھے باپ کی عاقبت خراب نہ کرنا چاہتا ہو۔ تو اپنے باپ کی تقریر مندرجہ اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء ضرور پڑھ کر اسے سنادے۔ جہاں مولوی امروہی نے بیان کیا ہے۔ کہ "اور ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا۔ کہ **انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ** الخ۔ جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعودؑ کے بارے میں ہے کہ **یتزوج ویولد لہٗ** یعنے آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان ہوگا۔ چنانچہ **حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** موجود ہیں منجملہ ذریت طیبہ کے۔

اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سنایا ہے اور جس قدر **معارف** اور **حقایق** بیان کیے ہیں۔ وہ **بے نظیر** ہیں اب کوئی انہیں معمولی سمجھے اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں اور کھیلتے کودتے پھرتے تھے تو یاد رہے

یہ فرعونی خیالات ہیں

چنانچہ فرعون نے بھی حضرت موسےؑ سے یہی کہا تھا **الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین** ط ترجمہ۔ کیا میں نے بچپن میں تیری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر سے کئی سال یہاں نہیں رہا اور تو نے وہ کرتوت کیا جو کیا اور تو کفران نعمت کرنیوالا ہے۔ میرے بھائیوں ایسا خیال کسی کے دل میں آوے تو **استغفار پڑھے** کیونکہ فرعون کا برا انجام ہوا جو تم کو معلوم ہے۔"

. . . .

ولایت کا خط

افریقہ جانا ملتوی

جب سے عاجز کو افریقہ جانے کا حکم آیا ہے۔ قریب دو ماہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ یہ وقت افریقہ کی تیاری میں گذرا۔ اور تبلیغی کام کی طرف بہت کم توجہ رہی۔ جو مختصر کام ہوتا رہا اس کی رپورٹ ساتھ ساتھ روانہ ہوتی رہی ہے۔ افریقہ کا پاسپورٹ نامنظور ہوا۔ دوبارہ بھی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ جس کا سبب دراصل جنگ ہے ایام جنگ میں ایک تو جہازوں کی کمی۔ دوسرا خطرہ زیادہ گورنمنٹ پسند نہیں کرتی کہ بغیر کسی اشد ضرورت کے کوئی شخص ان ایام میں سفر کرے اور جو سفر کسی صورت میں بھی ملتوی ہو سکے۔ اس کو ملتوی کرانے کی ہی کوشش کی جاتی ہے۔

خرچ اور روپیہ درکار ہے

غرض افریقہ جانا تو ملتوی اور جو روپیہ سکرٹری صاحب ترقی اسلام نے سفر افریقہ کے واسطے روانہ کیا تھا۔ وہ یہاں ہی خرچ ہو گیا۔ کیونکہ اول تو سکرٹری صاحب نے بدیں خیال کہ عاجز سفر خرچ ملتے ہی افریقہ کے جہاز پر سوار ہو جائیگا۔ میرے لئے جو ماہواری خرچ بھیجا کرتے تھے وہ نہ بھیجا۔ دوم موسم گرما میں خرچ دو جگہ ہونے کے سبب کچھ زیادہ بھی ہو چکا تھا۔ جس کی بعض رقوم ہنوز واجب الادا تھیں۔ سفر خرچ کی رقم سے وہ بھی ادا ہوا۔ میں یہ سب کچھ اس واسطے لکھ رہا ہوں کہ احباب کرام ولایت مشن فنڈ کو مستحکم کرنے کی طرف بہت توجہ کریں یہاں کا کام بہت روپیہ چاہتا ہے۔ نہ صرف اس واسطے کہ کام میں وسعت ضروری ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس واسطے کہ یہاں روپیہ کی کچھ قیمت نہیں۔ ہر شے سخت گراں ہے۔ ہم جو کچھ ہندوستان میں کھاتے تھے کچھ اس سے زیادہ یہاں کھانا نہیں لیتے۔ میرے اور قاضی صاحب کے جو پہلے پہلے وجہ [illegible] تھے وہی یہاں ہیں۔ مگر جو اعلیٰ درجہ کا کھانا ہندوستان میں چار آنہ میں تیار ہو سکتا ہے۔ وہ یہاں چار روپیہ میں نہیں ملتا۔ ایک انڈا جو قادیان میں ایک پیسہ کو ملتا اور گراں سمجھا جاتا ہے یہاں سات آنہ کو ملتا ہے۔ حمام میں جاؤ تو خالی گرم پانی کا غسل کرنے پر آٹھ آنے خرچ ہو جاتے ہیں کچھ تو ملک میں روپیہ کی قدر نہیں۔ اس پر جنگ کے سبب سے اور بھی گرانی بڑھ رہی ہے۔ یہ دقت ہمیشہ نہ رہیں گے۔ انشاء اللہ آسانیاں ہونگی۔ اور فراخیاں بھی ہونگی۔ مگر پیارے دوستوں کے واسطے مالی امداد کے ثواب کے حاصل کرنے کے یہی دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کے اجر کو ضائع نہ کرے گا۔ ہر ایک جو اس کی راہ میں کچھ دیگا کئی گنا بڑھ کرے گا۔

جرمن کو تبلیغ کی ضرورت

ہاں امید ہے۔ کہ انشاء اللہ جنگ جلد ہی ختم ہو جائیگی (چنانچہ ہو گئی۔ ایڈیٹر) کیونکہ ہمارے الائز کی طاقت نے جرمن کو محسوس کرا دیا ہے۔ کہ خواہ مخواہ کی زبردستی کا اصول اچھا نہیں۔ اور وہ ہر طرف سے شکست پا چکا ہے۔ اور امید ہے کہ عنقریب شکست کا کھلا اقرار کرکے اپنے آپ کو سلطنت برطانیہ اور امریکہ اور دیگر متحدین کے سپرد کر دیگا۔ یہ بھی امید ہے کہ صلح کی شرائط کچھ ایسی ضرور قرار دی جائینگی جن سے آئندہ جرمن کے واسطے ممکن نہ رہیگا کہ وہ پھر جنگ کرے۔ لیکن دراصل ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اہل جرمن کی طبائع کی اصلاح کی جائے۔ تاکہ جنگجوئی کی عادت ہی اس کے اندر سے مفقود ہو جائے۔ اور اس مطلب کے حصول کے واسطے سب سے بہتر ذریعہ یہی ہے کہ ان کو مسیح موعود کے پر امن۔ اور امن آموز جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کی جائے۔ ہمارا کام سب کی اصلاح اور حقیقی امن کا دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اسواسطے میں اپنی انجمنوں اور اپنی قوم کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ اختتام جنگ پر فوراً ایک احمدی مشنری جرمن بھیجدینا چاہیئے جو شہر برلن میں احمدیت کا مرکز اہل جرمن کو تبلیغ کے واسطے قائم کر دے۔ اور ان لوگوں کو نیک پر صلح۔ دوسروں کی خیر خواہی ہمدردی کا سبق سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ سے دے۔

بیماری

انفلوئنزا کی بیماری جو آج کل لنڈن میں پھیلی ہوئی ہے اس کا حال ہمارے احباب اخباروں میں پڑھ چکے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم پر اس کا حملہ نہیں ہوا۔ اور ہمارے نومسلم بھائی بہنیں بھی سب تا حال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں لیکن تھوڑے بہت نزلہ زکام اور کھانسی سے تو شاید ہی کوئی بچا ہو۔ عاجز کئی دن متواتر کھانسی کے سبب کام نہیں کر سکا قاضی صاحب بھی کئی دن علیل رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جس کے فضل رحم کرم۔ حلم۔ پردہ پوشی غریب نوازی کے سہارے سے زندگیاں قائم ہیں۔ ورنہ قدم قدم پر خطرہ ہے۔ اور انسان بہت ضعیف ہے۔ اور کمزور ہے۔ اور عاجز ہے۔

خواجہ صاحب کے ساتھ ہمدردی

خواجہ کمال الدین صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ اور ووکنگ چھوڑ کر ہیروگیٹ چلے گئے ہیں۔ کئی ہفتوں سے وہاں ہیں۔ اور کئی ہفتے اور وہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے ہر ایک قسم کا تحریری کام اور لیکچر وغیرہ سب چھوڑ رکھا ہے۔ عاجز نے انہیں بیمار پرسی کا خط لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو بندہ خدمت کے واسطے حاضر ہو جائے۔ یا قاضی عبداللہ صاحب کو بھیجدیں۔ ابھی کوئی جواب نہیں آیا۔ لیکن ان کو ضرورت ہوئی تو کسی قسم کی ہمدردی۔ خیر خواہی اور خدمت سے انشاء اللہ دریغ نہ ہوگا۔

خواجہ صاحب کی جگہ لیکچر

۲۵- اکتوبر ۱۹۱۸ء کو سکاربوروٹو ڈیومیں خواجہ صاحب کا لیکچر مقرر تھا۔ جس کا اشتہار ہو چکا تھا۔ چونکہ لیکچر کے ناظموں نے عاجز کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ اس واسطے میں وہاں پہنچا۔ صدر جلسہ نے مجھے کہا کہ خواجہ صاحب کی طرف سے ان کے کسی رفیق نے خط لکھا ہے کہ وہ بیمار ہیں نہ لیکچر دے سکتے ہیں۔ اور نہ آجکل خطوط اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ اس واسطے آپ کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ وہ نہیں آ سکتے۔ صاحب صدر جلسہ نے یہ خط مجھے پڑھ کر سنایا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ خواجہ صاحب کی جگہ میں لیکچر دوں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ ان کو نا امید نہ کیا جاوے۔ خواجہ صاحب کا مضمون تھا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور خاکساری سے چلنا چاہیئے۔ میں نے کہا کہ میں اپنی تقریر میں ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور خاکساری سے چلا۔ اور اس کا اجر پایا۔ اور وہ کوئی پرانے زمانہ کا آدمی نہیں۔ بلکہ ہمارے زمانہ کا آدمی۔ وقت کا مصلح امام اور نبی ہے۔ اس کا نام ہے

النبی احمد

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے سوانح اختصاراً بیان کرکے۔ آپ کی تعلیم۔ دعویٰ پیشگوئیاں بیان کیں۔ قریب ایک گھنٹہ تقریر ہوئی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ حاضرین بہت ہی خوش ہوئے۔ صدر جلسہ نے سب کی طرف سے میرا شکریہ کیا اور پھر اکثروں نے علیحدہ علیحدہ بھی شکریہ کیا کہ آج ہمیں ایسے مفید معلومات حاصل ہوئے کہ ہم آپ کے بہت ہی ممنون ہیں۔

قبول اسلام

ایک لیڈی [illegible] براد رم قاضی صاحب [illegible] کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہوئی اسلامی نام سکینہ رکھا گیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے استقامت عطا فرمائے۔ اور سلسلہ حقہ کو اس ملک میں اور دیگر ممالک یورپ و امریکہ میں روز افزوں ترقی دے۔ تاکہ لوگ حق کو قبول کرکے الٰہی رضامندیوں کو پانے والے بنیں۔ آمین ثم آمین۔ اس لیڈی کی درخواست بیعت اس مضمون کے ساتھ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بھیجی جاتی ہے۔ (پہنچ گئی ہے۔ ایڈیٹر)

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۸ء

لائلپور کا ملک التجار اور مسئلہ اکفار

۴- دسمبر کے اخبار پیغام صلح میں ایک ضروری اعلان بعنوان "مسلمانان لائلپور کی وسعت قلبی کا نیک نمونہ" شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انجمن اسلامیہ لائل پور کے بعض ممبروں کو اپنا سکول چلانے کے لئے لائل پور کے شیخ مولا بخش محمد اسمعیل صاحب کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہوئی۔ اور حسب دستور حال انھیں وائس پریذیڈنٹی کا عہدہ پیش کیا۔ تو انھوں نے یہ عذر پیش کیا کہ آپ تو ہمیں کافر جانتے ہیں۔ پس کس طرح مل کر کام کر سکتے ہیں۔ یا بعبارت دیگر شیخوں نے یہ کہا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ کافر بھی کہلائیں اور آپ کو روپیہ بھی دیں۔ اس پر جناب شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر کی زمانہ شناسی نے اپنے جوہر دکھلائے اور کہا کہ آپ کو کافر کون کہتا ہے۔ آپ تو مسلمان ہیں۔ ہم کافر کہنے والوں کو حسب حدیث زیر عتاب سمجھتے ہیں۔ اس پر شیخ صاحب راضی ہو گئے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ آئے دن دنیا میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور الضرورۃ تبیح المحظورات کے مطابق نہ تو شیخ عبدالقادر صاحب نے کوئی بڑی قربانی فرمائی۔ اور نہ اپنے مسلک کے خلاف کیا۔ کیونکہ عام طور سے تمام انگریزی تعلیم یافتگان حال ایک دوسرے کی تکفیر سے سخت متنفر ہیں۔ اور ادھر شیخ مولا بخش صاحب کی سادگی سے بھی اس سے زیادہ جرح کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ بلکہ غیر احمدیوں سے ملنے کا شوق اس قسم کی لغزشوں کا ممد و معاون ہے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایڈیٹر صاحب پیغام نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ) تو کہا کرتے تھے کہ کوئی شخص بھی دنیا میں ایسا نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کی بیعت کئے بغیر اس بات کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہو کہ حضرت مرزا صاحب مسلمان ہیں۔ اور آپ کے کافرین کو حدیث نبوی کی زد کے نیچے سمجھتا ہو۔" لو دیکھو لائل پور کے غیر احمدی معززین نے ایسا کر دیا ہے۔ اس پر ہمارے چند سوالات ہیں۔ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب اور ایڈیٹر پیغام اس پر غور فرمائینگے؟

اول تو یہ کہ کیا وجہ ہے کہ جناب شیخ عبدالقادر صاحب اور ان کے دیگر ہمراہیوں نے یہ اعلان اپنے طور پر نہیں فرمایا۔ اور کیا اب وہ اس بات پر راضی ہیں کہ ان سب کے دستخط سے یہ اعلان وکیل و اہلحدیث امرت سر وطن لاہور۔ اور اس قسم کے دیگر پرچوں میں ہو جائے۔

دوم۔ یہ کہ حدیث کا مطلب تو یہ ہے (اور حضرت مسیح موعود نے بھی یہی لکھا ہے) کہ مسلم کو کافر کہنے والا بمعنی کافر خارج از دائرہ اسلام ہو جاتا ہے۔ مگر شیخ عبدالقادر صاحب نے یہ لفظ نہیں بولے بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والا مورد عذاب ٹھہرتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ اور بات ہے۔ سوم یہ کہ مسلم کو کافر کہنے والے کو کافر جاننا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا صرف زبان سے برنگ عموم کہہ دینا کافی ہے۔ کہ بس وہ کافر ہے۔ نہیں

ہرگز نہیں - بلکہ شیخ عبدالقادر صاحب اور ان کے رفقاء کا طرز عمل دیکھا جائیگا - کہ آیا وہ فی الواقعہ ان سے وہی سلوک کرتے ہیں جو کفار سے حسب شریعت اسلام کیا جاتا ہے۔ یعنی نماز ان کی اقتدا میں قطعی حرام سمجھنا اور ان کو رشتہ نہ دینا - جنازہ - چہارم - یہ کہ آیا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کہیں یہ فقرہ فرمایا ہے - جو ایڈیٹر صاحب پیغام نے نقل کیا - تصحیح نقل ضروری ہے - پنجم - یہ کہ حضرت مسیح موعود کا اس بارے میں کیا مذہب ہے - انہوں نے کیا صرف یہی فرمایا ہے - کہ جو لوگ یہ اعلان کر دیں کہ ہم کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں میں انہیں مسلمان سمجھ لوں - میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایسا نہیں فرمایا - بلکہ اس کے ساتھ متعدد قیود ہیں اگر کسی ڈائری میں (گو میں جانتا ہوں کہ وہاں بھی اس طرح نہیں - بلکہ **نام بنام کی شرط** ساتھ ہے) ہو بھی - تو بھی حسب اصول فقہ اس مطلق کے ساتھ وہ قیود ضروری ہیں - جو کسی دوسرے موقعہ پر حضور نے بیان فرمائیں - چنانچہ اسی پر جمہور اہل اسلام کا عمل ہے - کہ کلام خدا یا کلام نبی میں جہاں کہیں کوئی مطلق امر وارد ہو اور دوسری جگہ ساتھ قید ہو - تو وہ قید اس مطلق کے ساتھ ہی سمجھی جاتی ہے -

اب میں وہ اصل حوالہ پیش کرتا ہوں جو اس بارے میں مکمل ہے - ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴/۱۶۵ :-

اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے - اور وہ منافق نہیں ہیں - تو ان کو چاہئیے کہ ان مولویوں کے بارہ میں ایک **لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح** سے شائع کر دیں کہ یہ **سب کافر** ہیں - کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا **تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا** - بشرطیکہ ان میں کوئی **نفاق کا شبہ** نہ پایا جائے اور خدا کے **کھلے کھلے معجزات** کے منکر نہ ہوں -

اس میں دوسرے لوگوں (یعنی مکفرین کے علاوہ غیر احمدیوں) کو مسلمان سمجھنے کیلئے حضرت مسیح موعود نے مندرجہ ذیل شرائط لگائی ہیں :-

(۱) ایک لمبا اشتہار شائع کریں کہ حضرت مرزا صاحب کو کافر کہنے والے خود کافر ہیں - اور ان سے اس طرح معاملہ کریں جو کفار سے کیا جانا چاہئیے -

(۲) ہر ایک مکفر مولوی کے نام کی تصریح ہو - تا کہ اعلان کرنیوالوں کا اخلاص ثابت ہو -

(۳) ان میں نفاق کا شبہ نہ ہو -

(۴) وہ ان کھلے کھلے معجزات کے منکر نہ ہوں - جو مسیح موعود کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے -

میرا سوال یہ ہے کیا معترضین لائل پور نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے - یا کیا غیر احمدیوں میں سے کسی نے ابتک ان شرائط کے مطابق اعلان کیا ہے -

(اکمل)

اشتہارات

ضرورت ملازمین

چاوا ہٹمانٹ ضلع لدھیانہ کیلئے جہاں جرائم پیشہ اقوام کے بعض افراد بغرض اصلاح ہماری زیر نگرانی رکھے جاوینگے ہمیں فی الحال دو چوکیدار بمشاہرہ ۵ ماہوار - اور ایک ایسے ہوشیار - تجربہ کار - معاملہ فہم شخص کی ضرورت ہے - جو علاوہ اردو اور معمولی حساب کے جرائم پیشہ گروہ کی پوری نگہداشت رکھ سکے - ایسے دوست کو ۵ ماہوار تنخواہ دی جائیگی - اس کام کیلئے بہتر مخلص احمدی احباب درخواست کریں - تمام درخواستیں بنام سیکرٹری ترقی اسلام قادیان آنی چاہئیں - والسلام

نیازمند - فتح محمد سیال سیکرٹری

ضرورت

ایک احمدی کلرک انگریزی خواں ٹائپ کا کام بھی بہت اچھا کر سکتا ہو کی ضرورت ہے - تنخواہ بیس روپیہ ماہوار - سالانہ ترقی ۸ روپیہ دیجائیگی -

نظام اینڈ کو - سیالکوٹ

ضرورت نکاح

۱- ضلع جالندھر کے ایک معزز سید ملازم سرکار کی دو لڑکیاں ہیں - ایک لڑکی کی عمر ۱۶ سال پرائمری پاس دوسری کی عمر ۱۴ سال - ان کے لئے سید برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے - اہل حاجت خط و کتابت کریں -

۲- ایک لڑکی ۱۵ سال عمر قوم راجپوت کھوکھر کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے - لڑکا پکا احمدی حضرت مسیح موعود کے لٹریچر سے واقف گریجوایٹ شریف خاندان قادیان - لاہور - امرتسر - سیالکوٹ کے اضلاع کا ہو -

۳- ایک درزی احمدی جس کا کاروبار اچھا چلتا ہے کچھ زمین مرہونہ بھی رکھتا ہے - بوجہ پہلی بیوی کی خوتیدگی کے نکاح کا خواہشمند ہے -

۴- ایک قریشی مدرس صاحب ضلع گوجرانوالہ کی پہلی بیوی دو لڑکے دو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہو گئی اس لئے وہ نکاح کرنا چاہتے ہیں - بیوہ ہو تو بہتر ہے - خط و کتابت بحوالہ نمبر نکاح بتوسط ایڈیٹر الفضل - دفتر الفضل سے کی جائے - جواب کیلئے ٹکٹ

حق کا متلاشی

ہمارے قصبہ میں اہل اسلام میں دو گروہ **حنفی مقلدین و اہلحدیث غیر مقلدین** ہیں۔ یہاں کچھ امرتسر سے اہلحدیث اخبار کے کئی ایک اہلحدیث یہاں خریدار ہیں اور ہر پرچہ اہلحدیث میں یہ سرخی قادیانی مشن تردید جماعت احمدیہ ہوتی ہے - جو اکثر دیکھنے میں آتی ہے - اگرچہ احقر بھی جماعت اہلحدیث میں ہے لیکن مجھے ہمیشہ حق کی جستجو رہتی ہے - بوجہ قلیل البضاعت ہونے کے بدیں اخبار الفضل ادا کر نہیں سکتا - اگر کوئی صاحب جماعت احمدیہ سے فی سبیل اللہ اخبار الفضل بغرض اشاعت حق جاری کر دیویں - تو اس کی عین عنایت ہوگی اور اجر عظیم پاویگا -

خاکسار - مولوی عبدالرحیم خان

Digtized by Khilafat Library

یورپ کی خبریں

مسٹر فاش اور مسٹر ولسن - لندن ۱۸ - دسمبر پیرس ہاؤاس ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل فاش کل بعد دوپہر مسٹر ولسن سے ملے - مسٹر ولسن نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مارشل فاش امریکہ تشریف لائیں اس کے بعد پریسیڈنٹ امریکن سفارتخانہ میں تشریف لے گئے - جہاں چار سو معزز مہمان موجود تھے -

صلح کی کانفرنس - لندن ۱۸ - دسمبر پیرس ہاؤاس ایجنسی کا بیان ہے کہ کل پیرس میں نیم سرکاری طور پر ایک نوٹ بدیں مضمون شائع ہوئی ہے کہ صلح کی کانفرنس بلاشک دشبہ جنوری کے ابتدائی ایام میں منعقد ہوگی -

اٹلی اور اس کی فوج - لندن ۱۸ - دسمبر پیرس - ہاؤاس ایجنسی کا بیان ہے کہ روما کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سینیر آرلینڈ ہ نے اعلان کیا ہے کہ حالات ابھی تک اطالوی فوج کے انتشار کے موید نہیں ہیں -

بلغاریہ کی حالت - لندن ۱۷ - نومبر - بلغاریہ سے چند ہفتوں کے لئے سلسلہ تار عملاً منقطع ہوگیا - لیکن اب صوفیا سے خبر آئی ہے کہ جرمنوں کے یہ بیانات کہ شاہ بورس تخت سے دست بردار ہوکر بھاگ گیا ہے اور جمہوری حکومت قائم ہوگئی ہے - بالکل غلط ہیں - بادشاہ بورس ابھی تک بدستور بادشاہ ہے - اور اس نے اپنی مرضی سے نئی جمہوری وزارت بصدارت موسیو تھیوڈ دروف مرتب کی ہے -

جہازوں کی قلت - لندن ۱۸ - دسمبر محکمہ احتساب اخبارات اعلان کرتا ہے - کہ جہازوں کی حالت اور مختلف فوجوں کی واپسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بیرونی تجارت کے لئے آئندہ موسم خزاں سے پیشتر کوئی جہاز مہیا نہ ہوسکیگا -

آسٹریا میں شاہ پرستی - لندن ۱۷ دسمبر کوپن ہیگن - وائنا کا ایک تار مظہر ہے - کہ شاہ پرستوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جس میں کئی جرنیلوں نے معزول شہنشاہ کارل کے بھائی آرچ ڈیوک میکس کو جانشین منتخب کیا ہے - سوویٹ جوابی کارروائیوں کی تیاری کر رہی ہیں

جرمنی میں بلوے - لندن ۱۷ - دسمبر برلن ۱۴ - دسمبر کو ڈریسڈن میں بلوہ ہوا - بلوائیوں نے فوجی ذخائر لوٹ لیے - لیکن حکومت کے دستوں نے آخر کار انھیں منتشر کردیا - کچھ مارے گئے - اور بہت سے زخمی ہوئے

جرمنی میں سٹرائک - لندن کوپن ہیگن کوئلہ کی کانوں میں سٹرائک روبہ ترقی ہے - ۱۶ ہزار آدمی کام چھوڑ چکے ہیں - اور کوئلہ کی قلت کا سخت خطرہ ہے - ڈریسڈن میں تازہ ہنگامے وقوع پذیر ہوئے جن میں پانچ آدمی مارے گئے - اور چالیس زخمی ہوئے -

قسطنطنیہ میں بے چینی لندن ۱۳ - دسمبر - قسطنطنیہ زندگی کے روز افزوں مصارف کی وجہ سے طبقہ غربا میں ایک بڑی مصیبت رونما ہورہی ہے - تجارت معاملات داد وستد اور مالیات بری حالت میں ہیں - اور کسان اپنی پیداوار کے معاوضے میں نوٹ نہیں لیتے - سابقہ حکومت کے سامان خوراک کے ذخائر میں اب تک بہت کچھ باقی ہے - جب تک حکومت ان کے لئے کوشش نہ کرے - یا نئے ذخائر نہ پہنچیں یہ مصائب ٹل نہیں سکتیں -

عدن کی ترکی فوج کا انجام - لندن ۱۳ - دسمبر رائٹر کو معلوم ہوا ہے - کہ سعید پاشا جو عدن میں ترکی دستوں کا کمانڈر تھا مع اپنے اشاف کے مطیع ہوگیا ہے -

عربوں کی امداد - لندن ۱۲ - دسمبر بادشاہ معظم نے دوران ملاقات میں شریف فیصل سے بہت باتیں کیں - خیال کیا جاتا ہے - کہ ملک معظم نے عربوں کی اس امداد پر جو انھوں نے مشرقی محاذ میں بطور دی

ہندوستان کی خبریں

افغانستان میں زلزلہ گذشتہ دنوں افغانستان میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس کا اثر قلات - گلزئی - اور غزنی کے درمیان محسوس کیا گیا - اس زلزلے سے کئی عمارتیں مسمار ہوگئیں اور کئی موتیں وقوع میں آئیں -

حضور وائسرائے کا دربار کلکتہ حضور وائسرائے یکم جنوری کو بوقت شام گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں ایک دربار منعقد کرینگے -

راجہ صاحب نیا گڈھ کا انتقال اڑیسہ میں پراسرار بیماری تاحال زوروں پر ہے حال میں اس بیماری سے راجہ صاحب نیا گڈھ کا انتقال ہوگیا ہے -

سید وزیر حسن پر غبن کا الزام اخبار مشرق گورکھپور میں ایک نامہ نگار نے مسلم لیگ کے سکرٹری آنریبل سید وزیر حسن صاحب پر تین ہزار روپیہ کی قومی رقم خورد برد کرنے کا الزام لگایا ہے -

کلکتہ کے نئے شریف ۱۰ - دسمبر کلکتہ - شہزادہ افسر الملک مرزا محمد اکرم حسین بہادر (فرزند ارجمند شاہ اودھ) کلکتہ کے نئے شریف مقرر ہوئے ہیں -

ہندوستانی گورنمنٹ آئندہ سال کے بجٹ کے تخمینہ کی جانچ کر رہی ہے - اندازہ سے ظاہر ہے کہ سال کے پہلے سات مہینہ میں کل ریونیو کی آمدنی ۶۰ کروڑ ہوئی -

مولوی حسرت موہانی آزاد کر دیئے گئے گورنمنٹ نے مولوی حسرت موہانی کو اطلاع دی ہے کہ وہ جہاں چاہیں جا اور رہ سکتے ہیں

لارڈ کرزن پھر ہندوستان تشریف لائینگے اخبار انگلشمین کو اطلاع ملی ہے کہ غالباً آئندہ موسم سرما میں خصوصاً وکٹوریہ میموریل کا معائنہ کرنے

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا